نور افشاں

[illegible]

جلد [illegible] | ہر ہفتہ ... لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ... دسمبر [illegible] | نمبر [illegible]

گلدستۂ اخبار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اخبار کی بہار

پنجاب میں آجکل ۸۰ لاکھ ۷۳ ہزار ۱۲۲ ہندو ہیں ۲۰ لاکھ ۳۰ ہزار ۹۰۱ سکھ، ایک کروڑ ۲۲ لاکھ ۷۵ ہزار ۷۷۴ مسلمان تقریباً ۲ لاکھ عیسائی - ۹۰ ہزار ۵۰۰ جینی ۶ ہزار ۹۹۰ بدھ کل آبادی ۲ کروڑ ۶ لاکھ ۶ ہزار ۵۰۰ ریاستوں کے ہے۔

مردم شماری سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں عورتوں کی نسبت تقریباً ۱۵ لاکھ مرد زیادہ ہیں۔ عورتوں کی کمی گذری مردم شماری میں اس قدر نہ تھی۔

لارڈ کچنر کا بت آدم جس میں وہ گھوڑے پر سوار ہیں ستمبر کے مہینے میں تیار ہو رہا ہے اور طیاری کے بعد کلکتہ کے میدان میں کھڑا کیا جاویگا۔

بنارس کی چھاؤنی میں ہیضہ کی سخت شکایت ہے۔ یکایک ۱۰ انگریز سپاہی اس مرض میں مبتلا ہوگئے۔ جن میں سے ۵ جاں بحق ہوگئے۔ گمان غالب ہے کہ گرمین کی وجہ سے لڑکوں کے پریم کے سبب جو بنارس میں آئے تھے یہ مرض پھیلا۔

روس کے ملک میں سخت کال جگہ جگہ پھیل رہا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ ۱۸ صوبوں میں طوفان کی وجہ سے فصل خراب ہوگئی تھی۔ اور اب ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ باشندے قحط زدہ ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ۲۰ نئے انجنوں کی طیاری کے لئے ولایت میں حکم بھیجا ہے۔

روس کی فوج میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ ۲ جنگی جہاز نیکولیف میں تیار ہوئے۔

ہمعصر کرک ہند لکھتا ہے کہ کلکتہ میں بہت طیاریاں ہو رہی ہیں اور امید ہے کہ ایسا جلوس ہوگا جیسا کبھی پہلے دنیا میں نہیں ہوا۔ مسٹر فرینک لیسلی ان ولایت سے اسی کام کے واسطے آئے ہیں اور کل ریاستوں سے پرانے ہتھیار اور جنگی سامان مانگے گئے ہیں اور نمائش کے لئے کشمیر اور برہما کے سپاہی بھیجے گئے ہیں اور نیپال اور ریوا کے ہاتھی کلکتہ کو پیدل چلے آرہے ہیں۔

دہلی میں ۷ دسمبر کو کنگ ایڈورڈ میموریل کا جلسہ ہوگا اور بادشاہ سلامت میموریل تیلیٹ کو کھولینگے۔ کیونکہ ابھی شاہ ایڈورڈ کا شبیہ تیار نہیں ہے۔

میلا بار میں جنگلی سوروں نے اس قدر نقصان کیا ہے کہ گورنمنٹ نے دو سال کے لئے حکم دیا ہے کہ جو کوئی ایک سور مار ڈالیگا اسے ۳ روپیہ انعام ملیگا۔

ایک اخبار ناقل ہے کہ ٹرکی کے ایڈمرل انگلینڈ میں آئے ہیں۔ اور تجویز پیش کی ہے کہ ٹرکی کی سلطنت میں جنگی بیڑے شامل کی جاوے۔ جس سے امید ہے کہ جلد سلطان روم ملیح کے خواستگار ہونگے۔

اٹلی اور ٹرکی کی لڑائی چل رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنگ جلد ختم نہیں ہوگا۔ طرابلس کے مسلمان باشندے لڑ رہے ہیں۔ اور جگہ بجگہ جنگ رہتی ہے اور اس درمیان میں ترکی فوجیں اور سامان اتنے مہیا ہوگئے ہیں کہ اٹلی کے لئے جیتنا آسان نہیں ہے۔ جو خیال رعیت کی بابت تھا وہ غلط نکلا اور اب ٹرکی اور عرب اٹلی کی مخالفت میں ایک دوسرے کے بھائی بن گئے ہیں۔ اسکے علاوہ اٹلی کو تجارتی نقصان کا بھی اندیشہ ہے کیونکہ تجارت بڑھانے کے لئے اٹلی نے طرابلس کو لینا چاہا تھا اور اب رعایا کی دشمنی کی وجہ سے تجارت کی امید بھی نہیں رہی۔

چین کے شہنشاہ نے کئی ایک فرمان بھیجے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی لوگ نتیجہ میں گورنمنٹ چاہتی ہے کہ صلح ہو جاوے۔ اور پارلیمنٹ کی تجویز کا منظور کیا جانا بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

ولایت میں چھ عورتیں آجکل سب سے امیر گنی جاتی ہیں۔ اول مسز ولسن۔ لیسی ڈورا ماکان مینز جس کی روزانہ آمدنی ۹ ہزار ۹ سو ۱۳ پونڈ ہے۔

دوئم۔ مسز ہیریٹ ہولینڈ گرین جس کی روزانہ آمدنی ایک ہزار ۴ سو ۲۶ پونڈ ہے۔

سوئم۔ شاہزادی برڈیٹ کوٹس جس کی آمدنی روزانہ ۳ سو ۴ پونڈ روزانہ ہے۔

چہارم۔ مس کارٹ ویلیٹکا جس کی روزانہ آمدنی ۲ سو ۴ پونڈ ہے۔

پنجم۔ شاہزادی رٹلو جس کی روزانہ آمدنی ۹۰ پونڈ ہے۔

ششم۔ بیگم صاحب ویلیٹکا جس کی روزانہ آمدنی ۸۴ پونڈ ہے۔

مندرجہ بالا بیان سے ولایت کی عورتوں کی دولت کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

کرسچن پیٹریٹ لکھتا ہے کہ کلکتہ سے ایک عیسائی لڑکے نے ایک مشنری کو جو ولایت میں رخصت پر گیا ہوا تھا ایک خط میں لکھا کہ جب آپ کلکتہ کو واپس تشریف لاویں تو براہ مہربانی انگلستان کی تھوڑی سی مٹی ایک بوتل میں بھر لائیں میں چاہتا ہوں کہ دیکھوں کہ یہ کیسی دکھلائی دیتی ہے۔ وہ پادری صاحب مختلف قسم کی مٹی جمع کر رہے ہیں۔ کہ اپنے واپس آتے وقت ساتھ لاویں۔ اور انگلستان کے اچھے اچھے لوگ اس مٹی کی بوتل کے ساتھ ایک خط بھیجنا چاہتے ہیں کہ جس میں ۲۰۰ سے ۵۰۰ تک الفاظ ہوں۔

ہانگکو میں بدامنی جاری ہے۔ شاہی فوج کے ۲۰۰ قتل ہوئے اضیوں کی طرح جان توڑ کر مقابلہ کر رہی ہے۔

نورافشان

لودیانہ جمعہ یکم دسمبر ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبرا

ہمدردی - یہ خوبی ہمارے خداوند مسیح میں خاص طور سے اس کے ہر ایک سلوک میں جو وہ بنی آدم سے کرتا تھا ظاہر ہوتی تھی - وہ خوش ہونیوالوں کے ساتھ خوش ہوتا تھا - اور رونے والوں کیساتھ روتا تھا - شادی کے گھروں میں جاکر شریک ہوتا اور غمی کے موقعہ پر وہ غمناک نظر آتا تھا - بیماروں اور دکھ و مصیبت میں گرفتار ہوئے ہوئے مریضوں کے ساتھ وہ بڑا مہربان ہوتا تھا - نہ صرف یہ بلکہ بھوکوں پر ترس کھاتا - گنہگاروں کی آوارگی کو دیکھتا انسان کو شفا بخشتا اور ہر قسم کے مصیبت زدوں کو تسلی دیتا اور ہر قسم کی بیماریوں اور دکھوں کو اپنے کلمہ قدرت سے دور کرکے لوگوں کے دلوں کو تسلی اور خوشی سے بھر دیتا تھا - علاوہ ازیں وہ نہ صرف جسمانی امراض ہی کا علاج کرتا اور ایسے مریضوں کا ہمدرد ہوتا بلکہ وہ زیادہ محنت اور کوشش سے لوگوں کے روحانی معاملات میں ہمدرد بلکہ مددگار تھا - وہ ان کے گناہ جو شیطان اور ان کو نجات کی خوشخبری سناتا انسان کی غلطیوں اور برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا اور روحانی باتوں میں ان کا سچا ہمدرد بنتا تھا غرضیکہ جس ہماری ہمدردی ہمارے منجی و منبع فضائل یسوع مسیح میں پائی جاتی ہے جس کا مفصل ذکر انجیل مقدس میں درج ہے - ہمدردی میں وہ ہمارے لئے کامل نمونہ ہے -

---

ہمارے مسلمان بھائی آجکل بڑے خوش اور شادمان ہوکر اپنے اخبارات میں اشاعت اسلام کو کمال کرکے لکھتے ہیں کہ اسلام کے ساتھ خدا کی مدد ہے اور وہ ایسے ترقی کر رہا ہے گویا اس کو یاد رکھئے یہ بات کچھ پالی جاوے اگر کسی مذہب کے عروج سے اس کا منجانب اللہ ہونیکا ثبوت ہے تو اس سے سب سے بڑا اور موٹے وہ مذہب وائے کر سکتے ہیں اور مدعی کر سکتے ہیں - کیونکہ اب بھی ان کا شمار مسلمانوں سے کہیں بڑھکر ہے - ہمارے خیال میں یہ کوئی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتی - ہاں ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ سچے مذہب کی روحانی تاثیر لوگوں کی عملی زندگیوں میں ضرور احساسات کو ظاہر کرے گی کہ اس نے لوگوں کو اچھا بنا دیا اور وہی مذہب منجانب اللہ ہونے کا زیادہ حق رکھ سکتا ہے جو روحانی حالت کو شائستہ جسمانی باتوں کی نسبت اور زندگی کی طرف متوجہ کرتا ہے - وہ سچا ہو نیکا دعوے نہیں کر سکتا وہ محض انسانوں کی ایجاد اور دنیا پرستی کا مذہب ہے پر کسی مذہب کا بڑھنا یا گھٹنا اس کی سچائی کا ثبوت نہیں ٹھہر سکتا -

اشاعت اسلام کے متعلق ہمعصر الفان نے ہم ماہ کے ایشو میں ذیل کی عبارت درج کی ہے کہ "اسلام کی روز افزوں ترقی اور حیرت انگیز اشاعت کہیں یورپ آن لنڈن کو جا رہے باہر کر رہی ہے - اور کہیں قیصر جرمنی کی چھاتی پر مونگ دل رہی ہے اور اسلام پچھلے حاسدوں کی پرواہ کے بغیر موجود منتشر طور پر نہایت سرعت سے پھیل رہا ہے - افریقہ کے عیسائی مشنری سالہا سال سے پہنچ رہے ہیں اور مال و دولت اور سیم و زر کا صرف یہاں عیسائیت کی اشاعت کے لئے کچھ بھی کارگر نہیں ہوا - اور اسلام کی مقدس تعلیم اور توحید حقیقی لوگوں کو خود بخود جاذب ہے جو آئے دن کسی نہ کسی اسلامی جھنڈے کے نیچے جمع کر رہی ہے"

مندرجہ بالا تحریر میں جو مدح پائی جاتی ہے وہ صاف ظاہر کر رہی ہے کہ اہل اسلام کس نیت سے اشاعت اسلام پر فخر کرکے اس سے سچائی کی دلیل نکالتے ہیں مگر یہ درست نہیں ہے - اگر چاہئے کہ اسلام کی تاثیر جو لوگوں پر پڑی ہے بجٹ سکا

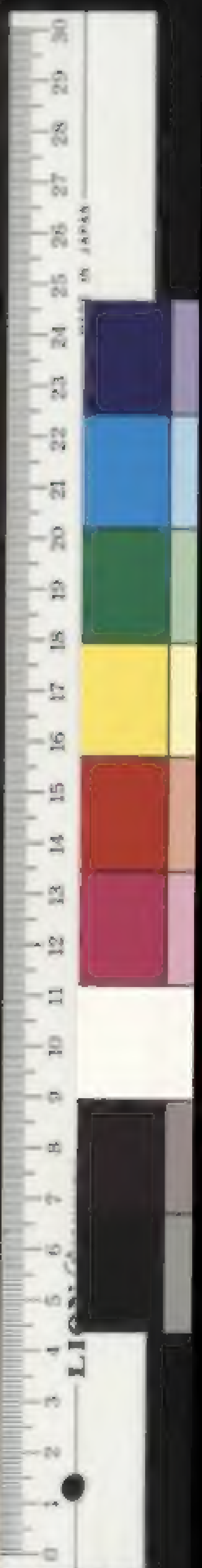
ہم عصر ہندوستانی مطبوعہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء میں "نشان میں یسوع کی موت - بابا بھارتی کی تقریر" عنوان دیکر ایک بڑا سا نوٹ درج ہے جس میں ہندوؤں کی عظمت جتائی گئی ہے - ہم اس تمام تحریر سے درگذر کر کے صرف ذیل کی ایک دو سطریں نقل کرتے ہیں جو بابا بھارتی کی تقریر میں سے ہیں "سری رام کرشن کا یسوع مسیح سے مقابلہ کیا اور کہا کہ یہ دونوں ہی نوع انسان کے لئے امن اور نجات کا پیام دینے والے تھے"۔ بابا صاحب کا ایسا کہنا خداوند مسیح کے حق میں تو درست ہے جیسا کہ واقعات انجیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے اور کرشن صاحبان میں جو ایک راجہ تھے مقابلہ کر کے یسوع مسیح کی برابری دکھلانا سخت بے انصافی ہے - یسوع مسیح نے تو صلح کی تعلیم دی اور امن کے حامی رہے مگر راجہ چندر اور کرشن مہاراجوں نے تو جنگ و جدل کئے اور ملک کو برباد کر دیا اور [illegible] سیاہ کر دیا اور جب جلا دیا تو پھر کس طرح سے بابا صاحب ان کو نوع انسان کے لئے امن کے پیام دینے والے کہہ سکتے ہیں۔ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ شاید بابا جی کی [illegible] ہوں۔ لیکن ہم اس ملک کے رہنے والے جانتے ہیں کہ اصل واقعات کیا ہیں۔ ولایت میں بھی جا کر ایسا سنانا ایک عجیب لطف کی بات ہوگا اسے نہیں کہ ایسے سوانگ وہاں پر دکھلا کر گئے ہوں جو یہاں دکھلائے جاتے ہیں۔

ہم عصر پرکاش مطبوعہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء میں ایک [illegible] کی تصویر جاری کی گئی کے عنوان سے درج کر اور آخر کار رو سے یہ فقرہ لکھتا ہے کہ آریہ سماج اگر ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کی مخالفت سے [illegible] کی مخالفت سے کب ڈرنے لگا ہم عصر کا ایسا لکھنا دانائی کی بات نہیں ہے اپنے مخالفوں کے شمار میں ایک پڑھے لکھے گروہ کا اضافہ اس کو ضرور نقصان کا باعث ہوگا ہم کو وہ زمانہ یاد آتا ہے کہ جب شروع میں آریہ سماج کا کام جاری ہوا تو سکھ لوگوں نے ان میں بڑا حصہ لیا اور وہ سماجوں میں عہدہ دار بھی تھے - مگر جب سکھوں کو معلوم ہوا کہ آریہ صاحبان ان کو بالکل ملا کر آریہ بنانا چاہتے ہیں اور ستیارتھ پرکاش کے ترجمہ سے ان کو واضح ہو گیا کہ پنڈت دیانند سرسوتی صاحب نے ان کے گوروؤں کے حق میں ناشائستہ الفاظ لکھے ہیں تو وہ اس وقت سے بیکار اور [illegible] سکھوں کے جوش بڑھتے ہوئے الگ ہو گئے اور عرصہ میں جدائی اس وقت سے زیادہ زیادہ بڑھتی جاتی ہے اور اب آریہ صاحبان اس کے کم کرنے کے بجائے سکھوں کو برا بھلا کہہ کر بھی دنیا دشمن بنا رہے ہیں جو کوئی دانائی کا کام نہیں وہ خالصہ ان کے ساتھ مل کر رہتے تھے۔ مگر آریوں کی تیز تحریروں اور تقریروں نے ان کو مشتعل کر دیا - اور اب وہ بالکل الگ ہو گئے ہیں بلکہ سخت مخالف بنتے جاتے ہیں جیسا کہ اس نوٹ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسی نفاق کی باتوں کو زیادہ بڑھا دینا آریہ اور سکھوں کے حق میں اچھا نشان نہیں ہے بہتر ہے کہ ہر دو کے درمیان میل ملاپ چلا جاتا۔ ورنہ اب تو سخت مخالفت کا بیج بویا جاتا ہے جو آگے کو برا نتیجہ پیدا کریگا۔

ہم عصر آریہ پتر [illegible] مطبوعہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء میں بعنوان "کیا دیانند ایک مسیحا تھا" ایک نوٹ درج کرتا ہے جس میں وہ نور افشاں کی تحریر کو جو ایسے سوالوں کا جواب دینے میں [illegible] دیا جاتا ہے گردانتا ہے اور اپنے نوٹ میں مسیحا کے معنے Redeemer یعنے نجات دینے والا بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے کبھی نہیں کہا کہ دیانند خدا تھا اور نہ ہم مسیح کی طرح پر ایمان نہیں رکھتے کہ دیانند کسی شخص کو گناہ کرنے کے بعد اس کی سزا سے بچا سکتا ہے - دیانند سرسوتی جیسا کہ آریہ سماج ایمان رکھتی ہے ایک بڑا ریفارمر تھا الخ یہ بھی تو ہم نے سمجھا اور اب تک سمجھتے ہیں - لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کن معنوں میں آپ Redeemer یعنے نجات دینے والا کہتے ہیں جو آگے جا کر لکھتا ہے کہ "اس نے کبھی لوگوں کو نہیں کہا کہ میں تم کو کئے ہوئے گناہوں سے شفاعت دینے کو آیا ہوں" ہم عصر کا یہ کہنا سچ ہے تو ہم اس پر یہی تو اعتراض پیش کرتے ہیں کہ جب وہ خود یہ دعوے نہیں کرتا کہ میں گنہگاروں کو بچانے یا شفاعت کرنے آیا ہوں تو پھر اس کو مسیحا Redeemer کیوں کہتے ہیں کیونکہ یہ کام صرف مسیح کا تھا جو خاص کر اس کام کے لئے آیا اور جسکا نام یسوع یعنے گناہوں سے بچانے والا ہے۔ جس کی شان میں اور جواب تمام انجیل کی شہادت کے نیچے تمام دنیا کو اعلان دے رہا ہے کہ وہ جہان کا نجات دہندہ ہے [illegible] اس کام کے لئے اپنی جان کی نذر دے - اور وہ اسی سبب سے مسیحا یعنی Redeemer جس کا اس نے دعوے کیا اور اس لئے وہ یعنے نجات دینے اور گناہوں سے بچانے والا ہے - اس لئے آپ ہی کے بیان سے سوامی دیانند Redeemer نہیں ہو سکتے ہاں Reformer ان کو کہہ سکتے ہیں پر ان معنوں میں مسیحا کہنا درست نہیں ٹھہرتا۔

اب ہم عصر کا سوال ہے کہ کس طرح مسیحا کے لئے خدا کے [illegible] Redeemer کے اس کا جواب مختصر یہ ہے کہ Redeemer وہی ہو سکتا ہے جو گناہوں سے بچا سکے شفاعت کر سکے اور یہ کام خدا کا ہے خدا کے بغیر کوئی بچا نہیں سکتا۔ اس لئے حقیقی مسیحا کے بغیر دوسرا کوئی مسیحا نہیں ہو سکتا جو کہ وہ دو ذاتیں رکھتا ہو خدا اور انسان تھا۔

راجہ صاحب [illegible] جو جارج [illegible] کے متعلق بھی میں [illegible] تجویز پیش کی ہے کہ [illegible] کے لئے [illegible] بھیجے جاویں۔ مسلمانوں کا آریوں (ہندوؤں) سے جو سلوک ہے [illegible] آریوں کی طرف سے [illegible]۔



دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول - لیکن حکمت عملی تو ضرور سکھلا رہی تھی کہ ایسا کرنا سوا بربادی کے اور کچھ نتیجہ پیدا نہیں کریگا - پھر دوسری شرطوں سے درگذرنا خانہ اسلام کو حاصل ہوتا تھا تو وہ کیوں نہ کرتے؟ ایک وجہ وصول ہوتا اور دوسرا وہ مغلوب ہوتے اور قبضے میں آتے - اگر ایسا کرتے تو پھر ہمیں مُدت سے اپنا پیچھا چُھڑانے میں کامیاب ہوتے ہیں وہ کس طرح سے قائم ہوتا؟ حکمت سے کام چل جاتا ہے اور حکمت کے عمل نہ کرنے سے کامیابی بھی حاصل نہیں ہوتی گو حکمت عملی اور ہے اور خدا کا حکم اور ہے - دونوں ذہین ایک نہیں ہیں - ممکن ہے کہ حکمت عملی ہی خدا کا حکم مانا جاوے - بلکہ حکمت سے کام نکالا جاوے -

قولہ - لیکن ایسا نہیں ہوا اور نہ ہی حضرت نبی کریم نے کسی کو کہیں جبراً مسلمان کیا -

اقول - اگر جبر سے نہیں کیا تو اتنے جنگ کیوں ہوئے خون ریزیاں کیوں ہوئیں؟ دونوں باتوں میں سے ایک بات ضرور ماننی پڑیگی - اول ملک گیری کے لئے وہ دوم دین کے تھے - ملک گیری کے لئے تو حضرت نے جنگ نہیں کئے تھے - اگر کئے تھے تو اس کا ثبوت ہم طلب کریں گے جو ان کے اپنے قول سے ہونا چاہئے - دوسری بات دین کے لئے اور اُس کا ہونا اُن کے تمام قول و اقوال سے ثابت ہوتا ہے اور خود ایڈیٹر صاحب کے اپنے بیانات سے بھی ثابت ہے کہ حضرت تارک الدنیا اور بے حرص اور بے ہوس تھے - پر دونوں باتوں میں تفاوت ہے -

ملک گیری کرو نگے تو دوسری خواہ مخواہ رد ہو جاوے گی اب ہم پوچھتے ہیں کہ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز صاحب کس کو مانتے ہیں؟

باقی آئندہ

اشتہار دربار دہلی

مسیحیوں کے واسطے میں نے ایک جگہ تیار کی ہے جہاں کھانے و رہائش کا انتظام بخوبی و کفایت سے کیا جاوے گا - یہ مقام کیمپ دربار کے قریب ہے ہر قسم کی سواری آسانی سے مل سکیگی - دربار کے شائقین ذیل کے پتے سے خط و کتابت کریں - اگر کوئی علیحدہ مکان چاہے اس کا بھی بندوبست ہو سکیگا -

راقم ڈاکٹر ای - سی - جاشوا - سبزی منڈی دہلی -

ضرورت

ایک استاد کی ضرورت ہے جو چرچ آف انگلینڈ کا ممبر ہو - اور نیز تجربہ کار ہو - اور شادی شدہ ہو - تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی - سائل اپنی درخواستیں معہ سندات کے ذیل کے پتہ پر بھیجدیں -

پادری - ایف - لینکیسٹر ایس پی جی مشن مراد آباد

التماس

جو صاحب خط لکھتے ہیں کہ پتہ تبدیل کیا جاوے - جبتک اپنا تمام گاؤں کا پتہ جہاں سے تبدیل ہوتے ہیں اور جس جگہ تبدیل ہو کر جاتے ہیں نہ لکھینگے - تب تک ہم اُن کے حکم کی تعمیل نہیں کرینگے - اور نیز جو صاحب اخبار نہ پہونچنے کی شکایت لکھتے ہیں - وہ بھی اپنا پورا پتہ مع نمبر خط و سپٹ کا نہ تحریر کرینگے تعمیل حکم نہیں ہوگی -

شکایت معاف - ایڈیٹر

اقتباس

تاریکی کی مثال

تاریکی جہالت اور گناہ کی عمدہ مثال ہو سکتی ہے کہ اندھیرے کا پردہ دنیا پر رات کے وقت چھا جاتا ہے اور عالم موجودات کا خوبصورت چہرہ نظروں سے چھپ جاتا ہے ہر ایک شے اگرچہ بدستور موجود رہتی ہے - مگر اپنی اصلی شکل میں دکھلائی نہیں دیتی - اور تمام خوبصورتی اور رونق جاتی رہتی ہے - ٹھیک اسی طرح سے اصل مذہب سے روگردانی اور بغاوت کرنے سے انسان پر جہالت اور گناہ کا سایہ ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ جہالت کی تاریکی بڑھتی جاتی ہے - اور خدا کا علم چھپایا جاتا ہے اور بدی کی تاریک گھٹا انسان کے دل پر چھا جاتی ہے یہاں تک کہ دل کی پاکیزگی اور اطمینان قلبی اور تمام روحانی خوبیاں کافور ہو جاتی ہیں اور ناامیدی اور بے دینی کا تاریک سمندر ہو جاتا ہے اور جس طرح سے عالم موجودات پر تاریکی کے آجانے سے کوئی خوبی معلوم نہیں ہوتی - ایسی ہی حالت انسان کی خدا کی نسبت ہو جاتی ہے - اور زیادہ حالت بگڑنے سے روحانی عالم تاریکی سے بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے - اور گہری تاریکی چاروں طرف نظر آتی ہے - جو ناامیدی اور بربادی کا نشان ہے -

آر - واٹسن

٭ ہز ہائینس بیگم صاحبہ نے علیگڈھ میں گرلز سکول اور کالج بورڈنگ ہاؤس کا بنیادی پتھر رکھا تھا قابل ذکر بات یہ ہے کہ اسکا تمام بندوبست مسلمان خواتین نے کیا گرچہ وہ سخت پردہ دار تھیں -

مراسلات

اسلام کے متعلق عیسائی دنیا کا خیال بیسویں صدی عیسوی میں

معزز ناظرین! اتفاقاً نور بصیرت حال کا ایک اخبار بنام المشیر جو کہ مرادآباد سے شائع ہوتا ہے جناب قاضی عبدالغفار صاحب خاموش کی طرف سے ایک عجیب مضمون بڑے طمطراق کے ساتھ تحریر ہوا ہے جس کو ہم نے دیکھا۔

آپ کے مضمون کی بنا بشپ آف لنڈن کے اس دعوے اور اعلان پر ہے کہ اسلام عیسائیت کا سب سے بڑا دشمن ہے

مضمون کے آغاز میں (دین تیغ احمدی کی جھلک بیان کی گئی ہے۔ عبارت ذیل سے ظاہر ہے۔ (دین بہادر اسلام جنہوں نے قسطنطین اعظم کے دارسلطنت کے آہنی دروازوں کو عماری کی ڈوری پر اٹھا کر پھینکا۔

قاضی صاحب اسکو مذہبی شجاعت کا خون اور حمیت کا جوش قرار دیتے ہیں۔ آگے چلکر آپ اسلام کو ایک سچے موتی کی مثال دیکر فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص اس سچے موتی میں دس نقص گنا دیوے۔

اس کے جواب میں آپ اس سچے اور اچھے انجیلی موتی کی جھلک پیش فرماتے ہیں۔ (انجیل فرماتا ہے اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود عیسائیت کے برگزیدہ اصحاب اسلام کے نقص دکھاتے دکھاتے اس کے حسن پر بھی گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب اچھی پرانے دلیلوں سے عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ شروع کرتے ہیں تو خود بخود بہک جاتے ہیں۔

اول - ہم نہیں سمجھتے کہ حسن اسلام پر حقیقی وارد و دلیل ہو۔ قاضی صاحب اپنی عبارت ہی سے ثابت کرتے ہیں کہ عیسائی اصحاب اسلام کے نقص دکھاتے دکھاتے اس کے حسن پر بھی گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ قاضی صاحب اس پیچیدگی کی کوئی بات نہیں ہے۔

ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ نرالی اور یورپ والوں کا تحریر کیا کہیں گے جو پہلے سے آپ سبھی تعداد کی بہت افزائی اور خوفناک جگہوں میں جانے کا بیان منصفانہ صورت میں اپنی قوم کے ذہن نشین کرنے کی غرض سے پیدا کرنے کی خاطر کیا کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ عیسائی خادم وادیوں میں اور کوہستانی چوٹیوں پر انجیلی جھنڈے کھڑے کرتے ہیں تاکہ لوگوں کی روحیں بچ جاویں۔ انجیل کا اصل اصول اور خاص تعلیم یہ ہے کہ لوگ نجات پاویں۔ اور یہ صورتیں سبھی لوگ نہ دولت کے حصول اور نفس امارہ کی کسی بدخواہش کے پورا کرنے کی خاطر سہتے ہیں۔

پھر یہ عبارت بھی عیسائیت کی خوبی اور شائستگی کو صاف صاف دکھلاتی ہے یعنی ہمارے اور تمہارے کے معیار میں بڑا فرق ہے۔ ان کا نظام ہمارا ہی جب بھی نہیں آسکتا جب قوم کی ایک انجمن کی خواہش دو چار ہزار انجمنیں دنیا کی تاریک ستاریک کونوں میں اپنے مذہب کی اشاعت کرتی پھرتی ہیں اس قوم کا یعنی عیسائیوں کا اور ہندوستان کے مسلمانوں کا مقابلہ کرنا ہی حماقت ہے۔ ایسا ہے جیسے مٹی اور سونے کا مقابلہ ہے۔ میاں راہ چلیں۔

پھر قاضی صاحب اس سوال کو پیش کرتے کہ اسلام کے متعلق یورپ کیا کہتا ہے؟ ایک شخصی بیان نقل کرتے ہیں۔ ذیل کے مطابق ۱۰ ستمبر کو چرچ پاسٹرس سوسائٹی لندن کے اجلاس میں بشپ آف لنڈن نے اسلام کے متعلق ذیل کی تقریر پیش کی ہے۔

جاڑوں کی تعطیلات میں جب میں نئی نئی کتابوں کے مطالعہ میں مصروف رہا کرتا ہوں۔ مجھے نادر کتاب اس دفعہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ چونکہ میں جنوری میں خود خرطوم کے گرجا کے افتتاح کی غرض سے جانیوالا تھا۔ اس لئے وہاں کے متعلق مسٹر گارڈنر کی کتاب دی ریپرچ آف اسلام میں نے دیکھنی شروع کی۔ اس سے پہلے مجھے اسلام کے متعلق اتنی وسیع معلومات نہ تھی۔ اب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ بیشک مسلمان ہمارے دوست ہیں۔ مگر اسلام عیسائیت کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ ہمارے خیال میں بشپ صاحب کا مطلب ملکی اور دنیوی امور اور دینی اور مذہبی تعلیمات کے معنی میں دوستی اور دشمنی کا فرق دکھلایا اور بیان کیا گیا ہے۔

اس پر ہمارا مضمون یوں گویا ہوتے ہیں۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ وہ پہلی قوم جو دنیا میں عیسائیوں کی دوست بنی ہے۔ اسلام ہے۔ اس کے ثبوت میں کئی حوالے قرآن کے نقل فرماتے ہیں۔

پھر قاضی صاحب کو یاد دلاتا چاہتے ہیں کہ تاریخ اس کی شاہد ہے کہ جبکہ حضرت مسیح کے ظہور کے ابتدائی ایام میں تو سیدنا یہی اہل روم مسلط تھے۔ ایام جنگ میں بہت سے یہودی اور عیسائی عرب میں پناہ گزیں ہوئے۔ اور ان ایام میں قوم عرب کی بھی دینی حالت دیگرگوں اور تذبذب میں تھی۔ اسی باعث آپ کے سفر شکر و موقعہ ہاتھ آیا۔ کہ اہل نصاریٰ سے اپنا تو سیع کرنے کی خاطر ان سے دوستی پیدا کی اور اسی وجہ سے اس دوستی کا قرآن میں بار بار ذکر ہوا ہے۔ لیجئے آپ ہی کے بیان سے اس کی تصدیق کئے دیتے ہیں۔ دیکھو صفحہ ۷ کالم اول سطر ۱۵ میں آپ تحریر کر چکے ہیں کہ حضرت



اکثر عیسائیوں سے قرض ہی لیا کرتے تھے۔ مگر یہ آپ کے معتقد اور مسلمان لوگ آپ کی مدد کر سکتے تھے۔ مگر اس قسم کے معاملات تعلیم امت کے لئے تھے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب نے کیوں یہود کو تو لئے کفر کا سبب ٹھہرایا اور نصاریٰ کو نزدیکی دوست ٹھہرایا۔ ظاہر ہے کہ یہودی آپ کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آئے اور سادہ لوح عیسائی آپ کے دام فریب میں پھنس گئے۔ جناب من وہ زمانہ گذر گیا مثل مشہور ہے۔ دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک کر پیتا ہے۔

قاضی صاحب سے یہ بات دریافت طلب ہے کہ اسلام نے عیسائیت کو کن کن سے فائدے اعلیٰ اور تعلیمی صورت میں پہونچائے ہیں۔ دعوے ثبوت کا محتاج ہے قاضی صاحب آپ کے دعوے سے ہماری حیرانی بڑھتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا میں کوئی مذہب اسلام سے زیادہ عیسائی مذہب کا دوست نہیں اور اسلام نے کسی مذہب کو اس قدر فائدے نہیں پہونچائے ہیں۔ جس قدر کہ عیسائی مذہب کو پہونچائے ہیں۔

آپ بشپ آف لندن کی راست بیانی پر ناحق شور اور واویلا مچانے لگے۔ اُس کے ثبوت میں ہم کو دور جانے کی ضرورت نہیں کہ جس قدر اسلام سے عیسائیت کو نقصان پہونچا ہے اُتنا اور کسی سے نہیں۔ اور تنہا اسلام عیسائیوں اور عیسائیت کی سچائیوں کا مخالف اور دشمن ہمیشہ کی صورت میں ہر وقت کھڑا رہتا ہے۔ مُتّا کوئی دیگر نہیں۔ دیکھو آپ کی تحریر جلد ۸ کالم دوم سطر ۲۲ میں آپ کی اور آپ کے بزرگان کی دشمنی عیاں ہے۔ انجیلی بیان کے مطابق یسوع مسیح ابن اللہ بیان کیا گیا ہے۔ پھر آپ اُسکو کلمۃ اللہ اور روح اللہ اور عبد اللہ فرماتے ہیں۔

پھر آپ اسلامی مذہبی فرائض کی ادائیگی کو بطور فخریہ نمونہ کے واسطے پیش کرتے ہیں۔ اور عیسائیوں کے واسطے دعا گو ہوتے ہیں کہ اُن میں بھی آ جاوے۔

واضح رہے کہ عیسوی مذہب کے فرائض محض ظاہری اور ظاہری خوبصورتی ہی کے دلدادہ نہیں۔

معاف فرمائیے۔ ہم کو تعجب آتا ہے کہ آپ کی غلط بیانی آپ ہی کی تحریر سے ظاہر ہے۔ آپ مضمون کے شروع میں دینی خدمات کی انجام دہی کے متعلق بیان کر چکے ہیں کہ عیسائی قوم اور ہندوستان کے مسلمانوں کا مقابلہ کرنا ہی حماقت ہے۔ اور دنیا بھر میں عیسائی اور ہنود کا مقابلہ پھر اس کے کیا معنے کہ مضمون کے درمیانی حصہ میں آپ بڑے زور کی اس قسم دوں پر چڑھ بانگ دیتے ہیں۔ کہ ہر مسلمان اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

پھر یہ بیان فرماتے ہیں کہ اسلام اور تمام مسلمان حضرت عیسیٰ کو جس پاکیزہ نظر اور جس وقعت سے دیکھتے ہیں اور اس کا اندازہ اور قرآن ذیل کی عبارت سے دکھلایا ہے۔ کہ ہم انبیائے سابقین میں سے کسی کی تفریق نہیں کرتے سب کو برابر سمجھ کر سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے جواب میں صرف اتنا ہی کافی ہوگا۔

پر نسبت خاک را با عالم پاک

آگے چلکر آپ کثرت ازدواجات اور وعدہائے آزادگی اور حقوق عورات کا بیان کرتے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ مذہبی اور دینی اصولوں کا ملکی اور دنیوی قانونوں سے کیا مقابلہ۔

صفحہ کے آخری کالم کی عبارت کے جواب میں کمترین چند باتیں پیش کرتا ہے۔ قاضی صاحب بڑی شد و مد اور طمطراق کے ساتھ تحریر کرتے ہیں کہ موجودہ صدی کے تعلیم یافتہ عیسائی صاف صاف کہنے کی نوبت نہیں ہوتی۔ مگر یوں کہتے ہیں کہ مسلمان ہمارے دوست مگر اسلام ہمارا دشمن۔ کوئی پوچھے کہ جبکہ اسلام تمہارا دشمن تو مسلمان تمہارے دوست کیونکر۔ یا جب مسلمان تمہارے دوست تو اسلام تمہارا دشمن کس طرح؟

لیجئے عزیز قاضی صاحب آپ کو آسان صورت میں بتلائے دیتے ہیں کہ مسلمان ہمارے یعنی عیسائیوں کے دوست اس معنی میں ہیں۔

اول۔ بنی آدم اعضائے یک دیگرند۔

دوئم۔ آپ اس کو ہرگز ہرگز فراموش نہ کریں آپ کی کتاب کی تعلیمات اور مضامین آپ کے حضرت کو کن سے حاصل ہوئے۔

اور اسلامی دشمن کا اظہار آپ خود کر رہے ہیں مہربانی کر کے اپنے مضمون کے اختتام کی ذیرہ آیت پر غور کریں جہاں آپ خود آپکی خلیت کے بارے میں تعلق بیان کر رہے ہیں۔ پھر کیا آپ اس کے تسلیم کرنے سے انکار کرینگے کہ اسلام کی تعلیم مسیح کی صلیبی موت کی نسبت کیا ہے۔

اور نیز جو آپ نے فرمایا کہ صاف صاف کہنے کی نوبت نہیں سو مہربانی کر کے آپ صاف صاف کہنے والے عیسائی مصنفوں کی تصنیفات کو پڑھیں اور پادری عماد الدین صاحب مرحوم اور پادری رجب علی صاحب مرحوم اور پادری ٹھاکرداس صاحب مرحوم اور موجودہ اور تازہ بیانی ہمارے لائق بزرگ جناب پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی کی تحریرات کو ملاحظہ فرمائیں۔ اور ان سب کے آخر میں اُمہات المومنین کو دیکھیں۔ زیادہ والسلام

راقم خادم ایم سی بیٹوؤن مگل۔ دہرہ دون۔

پچھلے دنوں قریب ایک ہزار چینی چین سے بھاگ کر کلکتہ میں آ گئے ہیں۔ چونکہ ملک میں ابتری پھیلی ہوئی ہے اور انقلاب زوروں پر ہے۔ اس لئے لوگ گھربار چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ اور چینیوں میں بہت لوگ اچھی حیثیت کے ہیں۔

شادی

آج نسیم کا دماغ پھولوں کی خوشبو سے معطر ہے کاہنکا سفر آگرہ کی سیدی کی طرح خوش ہے۔ نظر کا دورا رنگ گل کے طور پر رنگین ہے۔ نگاہ کا رشتہ گلدستہ کی مانند بہار میں ہر کہیں ہو سکے کہ جیسے ایک شادی کا حال بھی [illegible] ہے جس سے سواد شہر بھی مسرور ہے۔ سات دو [illegible] کو [illegible] کے دو بجے امریکن مشن گرجا گھر میں جو یہاں مشن ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر [illegible] بی۔ اے کی شادی [illegible] آبادی مسٹر [illegible] کی دختر نیک اختر کے ساتھ ہوئی۔

اس وقت کا سین قابل دید تھا۔ گرجا گھر کے اندر کا رنگ کیا باہر کا بھی [illegible] تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ گرجا گھر شہر کے رئیسوں اور معزز صاحبوں سے جن میں ہر ملت و مذہب کے لوگ شامل تھے۔ بھرا ہوا تھا۔ مس کی سجاوٹ کا بیان کرنا قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ [illegible] پھول [illegible] آہستہ [illegible] گویا بہشت بریں کی سیر کے قابل تھیں۔

کانوان مشن کالج کے پرنسپل ڈاکٹر [illegible] صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ نے گرجا کو آراستہ کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ انہوں نے اپنے ذوق کو ایسی خوش اسلوبی سے نبھایا تھا کہ [illegible] ایک بقعہ نور ہو رہا تھا۔

شادی کی رسم ادا ہوئی۔ اور دوستوں کو [illegible] ہوئی۔ دولہا دلہن نے معہ جماعت کے ہائی سکول کے ہال کا راستہ لیا۔ جہاں کہ چائے پانی کا بندوبست تھا۔ ہال ایسی نفاست سے آراستہ کیا گیا تھا کہ بے ساختہ زبان سے یہ شعر نکلتا تھا۔

باسمان این ہال است زینت بگلو در کرد
باز گلو را است خورشید [illegible]

سب سے پہلے دولہا کے [illegible] بڑی شوکت و شان کے ساتھ تشریف لاتے ہیں۔ یہ [illegible] بہشت جو دن کی طرح حسن کے جوبن سے اکڑتے ہیں۔ دولہا کی سجاوٹ کی تو کیا حقیقت ہے جو اس کے ساتھ تشبیہ دوں۔ مگر ان آنکھوں نے تو یوں دیکھا کہ جیسے سبز پوش [illegible] قبا میں کپڑے ہو کر تازہ [illegible] سے [illegible] نکلیں [illegible] فخر [illegible] سرو کے لباس میں کر سبز [illegible] آئی ہے۔ [illegible] کی اجازت سے سرو کے پردے میں آپ ہی [illegible] ہوتی ہے۔

ہال تصویروں [illegible] آرائشی چیزوں سے ایسا آراستہ ہے کہ آئینہ سے دیکھ کر حیرت میں آتا ہے۔ اور [illegible] کا قدم پھسل جاتا ہے۔

ہال کے بڑے بڑے ستونوں پر [illegible] دلکش [illegible] دولہا کی یادگار میں گلابی قمقموں کی ایسی بہار کیا ہے کہ اس کے نیچے اور چھوروں سے گویا سبزہ [illegible] کا ناپیچ بچھا رہا ہے۔

گلاب کی جیسی بھینی خوشبو ہے تو [illegible] کی حد ہے بس [illegible] بس کر۔ اب لکھنے کی ہمت ہو رہی کر کلام طول ہوا جاتا ہے سامعوں کا دل ملول ہوا جاتا ہے۔

مہربانی تیری [illegible] ہے تیری قسم کو [illegible] کی تحریر کا اندازہ مقدور ہے۔ پر زمانہ [illegible] سے مجبور ہے کہ رنگین عبارت لکھنے کی اجازت نہیں جنہیں تو [illegible] کس طرح کی تحریر کی طاقت نہیں لیکن یہاں بھی تو نے عجیب کام کیا ہے کہ سادگی میں رنگین کا رنگ دکھایا ہے [illegible] دوستوں کے لئے نظارہ خوشگوار ہے۔ اور [illegible] کی نگاہوں میں گلستان [illegible] ہے۔ شہر کے معزز صاحبان کے لئے چائے اور مٹھائی وغیرہ کا علیحدہ بندوبست کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اور سب کے ساتھ ہی کھانے کا اظہار کیا۔ لذیذ چیزوں سے سیر ہونا تو اپنے ہاتھ ہے۔ لیکن حیرت ہر قدم کے ساتھ ہو [illegible] پڑھی گئیں اور تقریریں [illegible] لیکن قبول [illegible] کرے

دل زبر گفتن [illegible]
گرچہ گفتار [illegible] بود [illegible]

جلسہ ختم ہوا اور سب نے خوشی خوشی اپنے اپنے گھر کا راستہ لیا۔ دولہا دلہن بھی ایک ہفتے کے لئے چلے گئے اور تمام دوستوں کی آنکھ کو [illegible] کے لئے دیدار سے محروم کر گئے۔ چونکہ [illegible] سے شہر [illegible] نہیں تھا [illegible] تمام [illegible] کا اس تقریب [illegible] مستفید ہونا ممکن تھا۔ [illegible] طلباء نے جو موجود تھے اور اس جانفزا [illegible] میں شریک تھے۔ [illegible] دولہا دلہن کو [illegible] ایک [illegible] دل [illegible] تھا۔ ایسی دھوم [illegible] سے کیا جاتے [illegible] دی [illegible] کو عزت ان کی عزت چاہئے۔

غرض تمام لوگ جن میں ہندو اور مسلمان سکھ اور عیسائی صاحبان شامل تھے اور ایسی سعادت کے حاصل کرنے پر [illegible] کامل تھے [illegible] اسٹیشن کو [illegible] وہاں پہنچ کر اسٹیشن ماسٹر صاحب کی اجازت سے بغیر ٹکٹ پلیٹ فارم پر داخل ہوئے۔ اس وقت لوگوں کا [illegible] کے مطابق [illegible] کر کے [illegible] پھولوں کے [illegible] کا [illegible] کپتان صاحب کا Silence کے [illegible] آسمان کی [illegible] رہا کا گیت گایا۔ شادی [illegible] خیال پر کمال کرے [illegible] مطلب [illegible]

[illegible] کے اک جا انتظار [illegible]
نے ہاتھوں میں [illegible] پھول سہروں کے ہار
عجب شان اپنی ہیں دکھلا رہے
دلوں کو [illegible] سب کے [illegible]

چنانچہ تھوڑی سی ہی دیر میں گاڑی آ پہنچی ۔ اور
جنت سعادت آثار شب سوموار کو گاڑی
میں سے شور و غوغا ہوا ۔ کسی رنگین طبع نے اس سین کی
منظر ذیل شعروں میں یوں تصویر کھینچی ہے ۔

ادھر ڈاک گاڑی کی یار رہبار
مسافر نہ ہوتے تھے اس دم سوار
کوئی دیکھنے دولہا دولہن گیا
کوئی ٹکٹ لینے سے بھی رہ گیا ۔
کئی روشنی سے بھی چندھیا گئے ۔
کہ گاڑی کو بھی دیکھ سکتے نہ تھے

ادھر نعرۂ ہرّا تب ہو رہا
تھری چیرز ٹو کپتان کی صدا

بعد تمام عجائب دولہا دولہن کے تحفوں کے بعد دیکھنے بازار سے ... بعد ازاں تمام لڑکوں کے ساتھ دولہا اور دولہن کے پلیٹ فارم سے باہر گئے ۔ جہاں وہ لینڈو گاڑی جو شہر میں منتظر تھی اور جس کے آگے ایک رنگ دو دو چار چار ہزار کے گھوڑے جوتے ہوئے تھے اور جو کہ شہر کے ایک رئیس سے لڑکوں نے خاص اسی موقعہ کے لئے منگوائی ہوئی تھی ۔ کھڑی تھی ۔ جونہی کہ یہ دونوں اس میں بیٹھے فوراً تمام لڑکوں نے گلاب اور چنبیلی کے پھولوں کی بوچھاڑ شروع کر دی ۔ چند منٹ پھولوں کی بارش ہوتی رہی اور بعد ازاں فٹن چلائی گئی مگر چند گز گھوڑے گئے ہونگے کہ فٹن فوراً ٹھہرائی گئی ۔ اور طرفۃ العین میں گھوڑے گاڑی سے جدا کر دئے گئے ۔ اور لڑکوں کے لائق اور پیارے ہیڈ ماسٹر صاحب نے گو اس پر بہت اصرار کیا ۔ لیکن لڑکوں نے بار بار انکار کیا اور آپ ہی فٹن کو کھینچ لے گئے چونکہ بازار کی بہت تھی اس لئے لڑکوں نے رنگ برنگ مہتابیاں جلانی شروع کیں جو وہ اسی مطلب کے لئے لے آئے ہوئے تھے اور تمام رستے اسی طرح مہتابیوں کی رنگ برنگ روشنی کرتے آئے جب ایک مہتابی ختم ہونے لگتی فوراً دوسری روشن کی جاتی تھی ۔ اس روشنی کو دیکھ کر بے ساختہ زبان سے یہ شعر نکلتے تھے ۔

یہ ہے کیسی روشنی کی بہار
کہ آنکھوں نے کی خیرگی اختیار
نہیں نور کی آسماں تک کا
جدھر دیکھو اودھر سماں نور کا

رات کی خاموشی چاروں طرف چھائی ہوئی ہے ۔ اور کئی ایک لڑکے فٹن کو کھینچتے آ رہے ہیں ۔ اگرچہ لڑکے چالیس سے زیادہ نہیں ۔ تاہم کیا مجال کہ کوئی بولے ہاں کپتان کی آواز پر ہرا کا نعرہ لگاتے ہیں بلند ہوتا تھا جونہی کہ فٹن ہائی سکول کے پاس پہنچی آتشی کے انار اور چرخے چلنے شروع ہو گئے اور جب تک کہ گاڑی پھاٹک پر پہنچے کے دیر تک برابر چلتے رہے ۔ سچ ہے کہ عجب خوشنما روشنی سے سماں بندھا تھا ۔ چنانچہ منجملہ ذیل اشعار سے اس کا مختصر نقشہ معلوم ہو سکتا ہے ۔

گیارہ روشنی والی وہ رات تھی
کہ جس کی سے چاندنی مات تھی ۔
ستارے تھے منہ دیکھ کر رہ گئے
مہ و مہر تھے پہلے ہی چھپ گئے ۔
بنے رات یا روز کا سا سماں ہے
ہماری یہ بتی روشنی وہ کہاں ہے
غرض تھا جہاں ایسا جشن ہوا
کہیں پہلے دن کو بھی ایسا نہ تھا

بعد ازاں نظمیں پڑھی گئیں ۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے لڑکوں کا شکریہ ادا کیا ۔ جس پر تمام لڑکوں نے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ جناب ہم نے صرف اپنا فرض ادا کیا ہے ورنہ آپ جیسے لائق اور عزیز ہیڈ ماسٹر پر لڑکے نثار اور ایسے وفادار شاگردوں پر ہیڈ ماسٹر صاحب کو ناز

نیا مخلوق

نمبر ۹

۵ دوڑنا ۔ ہمیں دوڑنا ہے ۔ نئے مخلوق کے لئے بھی ایک دوڑ ہے ۔ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں ان کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھا ہوا نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں ۔ تاکہ اس انعام کو حاصل کروں جس کے لئے خدا نے مجھے مسیح یسوع میں اوپر بلایا ہے ۔ فلپیوں ۳: ۱۳، ۱۴ دیکھو اس دوڑ میں ایک نشان ہے اور ایک انعام ہے ۔ سو میں دوڑتا ہوں بے ٹھکانا اور بلا مقصد نہیں ۔ یہ ضرور ہے کہ اس دوڑ کے پورا کرنے اور اس انعام کے حاصل کرنے کا بیان دیکھو ۱ کرنتھیوں ۹: ۲۴، ۲۵ ۔ ہمیں کس طرح دوڑنا چاہئے ؟ اس کا جواب دیکھو عبرانی ۱۲: ۱ وہ آیت ۔ ہر ایک بوجھ اور اس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے الجھا لیتا ہے دور کر کے اس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے ۔ اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں ۔ دوڑ میں الجھانے والا گناہ رکاوٹ ہے ۔ اور یسوع کو تکتے رہنا ضروری ہے ۔

۶ ۔ لڑنا ۔ جنگ کرنا ہے ۔ آپس میں ایک دوسرے پر ... چلاتا ہے ۔ نئے مخلوق کو زندگی بھر لڑنا پڑتا ہے ۔ پہلے تو اپنے ہی جسم کے ساتھ اسکو لڑنا پڑتا ہے ۔ چنانچہ پولوس رسول لکھتا ہے کہ میں اسی طرح مکوں سے لڑتا ہوں ۔ یعنی اسکی مانند نہیں جو ہوا کو مارتا ہے ۔ بلکہ میں اپنے بدن کو مارتا کوٹتا اور اسے قابو میں رکھتا ہوں ایسا نہ ہو کہ اوروں میں منادی کر کے آپ نا مقبول ٹھہروں پہلا کرنتھی ۹: ۲۶، ۲۷ آیت ۔ پھر شیطان کی قوتوں کے ساتھ اسکو جنگ کرنا پڑتا ہے ۔ دیکھو افسیوں ۶: ۱۰ ۔ ۱۹ ۔ پہلا تھسلنیکی ۵: ۸ یعقوب ۴: ۷ ۔ پہلا پطرس ۵: ۸، ۹ وغیرہ

۸ ۔ چلنا ۔ ہم ... میں جیتا اور ... اور

ہر ہوا کی پوری ظرف پہونچ جاتا ہے نیا مخلوق بھی اسی
طرح ہوتا جاتا ہے ۔ مثلاً جب ہم سب کے بے نقاب چہرے
خداوند کا جلال اس طرح منعکس ہوتا ہے جس طرح آئینے
میں تو اس خداوند کے وسیلے سے جو روح ہے ہم اسی جلالی
صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں ۔ ۲ قرنتی ۳: ۱۸
خاصیت ۔ اب ہم نئے مخلوق کی چند خاصیتوں
پر غور کریں ۔
مسیح میں ۔ ۱۔ اگر کوئی مسیح میں ہو تو وہ نیا مخلوق
ہے ۔ ۲ قرنتی ۵: ۱۷ مسیح سے باہر کوئی نیا مخلوق نہیں ہو
سکتا ہے ۔ نیا مخلوق مسیح میں رہتا ہے ۔
گناہ نہیں کرتا ۲۔ وہ گناہ نہیں کرتا ہے "جو کوئی
خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا ۔ کیونکہ اس کا
تخم اس میں بنا رہتا ہے ۔ بلکہ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا ۔
کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہے" ۔ پہلا یوحنا ۳: ۹ ۔ یہ ایک نہایت
مشکل آیت ہے ۔ کیونکہ ہمارا عام تجربہ اس آیت کے لفظ
سے موافقت نہیں رکھتا ہو اسی لئے مفسرین نے طرح
طرح سے اس کی تشریح کرنے کی کوشش کی ۔ جہاں تک
ہم اپنی عام عقل سے اس آیت کو سمجھ سکتے ہیں اس
سے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو خدا سے پیدا ہوتا ہے ۔
گناہ کرتا نہیں رہتا ہے ۔ گو کبھی گناہ میں مبتلا ہو جاتا
ہے ۔ مگر گناہ کرنے کی عادت اس کی نہیں رہتی ہے اور
نہ گناہ کر کے اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے ۔ وہ گناہ
سے نفرت کرتا ہے ۔ مثلاً یوسف فوطیفار کی بیوی سے
کہتا ہے کہ "میں ایسی بڑی بدذاتی کیوں کروں اور خدا
کا گنہگار ہوؤں" پیدائش ۳۹: ۹ ۔
مسیح کا ہمشکل ۳۔ نیا مخلوق مسیح کا ہمشکل ہوتا
ہے "جنہیں اس نے پہلے سے جانا انہیں پہلے سے
مقرر بھی کیا کہ اس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں" رومی ۸:
۲۹ وہ مسیح خدا کی صورت ہے ۲ قرنتی ۴: ۴ کلسی
۱: ۱۵ اس کی ذات کا نقش ہے ۔ عبرانی ۱: ۳ نیا مخلوق

بازار کی منادی کے وقت کا ایک مختصر مباحثہ

محمدی سوال ۔ معبود جاننے کے واسطے معبود میں کن
کن صفات کا ہونا چاہئے اور ان کو مسیح میں ثابت کرو ؟
عیسائی جواب ۔ صفت خالقیت واسطے ذی شعور
وجود کو معبود جاننے کیونکہ خدا معبود اسی واسطے مانا ہے کہ وہ
مخلوقات کا خالق ہے اور خدا کی جمیع صفات کا ظہور
صفت خالقیت ہی کے ذریعہ سے مثلاً مخلوق کو معلوم
ہوتی ہیں اور بغیر اس کے خالق معبود بہ جمیع صفات جانا
نہیں جاتا ۔ اور معبود میں سب جمیع صفات کا ہونا ضرور ہے
محمدی مصنف علم العقاید و تہذیب العقاید شرح عقائد
نسفی البصری کتاب ہذا میں مرقوم فرماتے ہیں کہ آدمی کے
فعل کو کسب اور آدمی کا سبب اور خدا کے فعل کو خلق
اور خدا خالق کہلاتا ہے ۔ (صفحہ ۵۵)
عام محاورہ میں بھی خدا کے بنائے ہوئے کام کو
خلق اور کائنات کو مخلوق اور خدا کو خالق بولتے ہیں
مگر آدمیوں کے حق میں ایسے الفاظ غیر مستعمل ہیں
قرآن شریف میں بطور وحی متلو مسیح کے فعل
کو تخلق اور تخلق (من الطین) کے صیغوں میں بیان کیا
ہے بس ازروئے قرآن ہی مسیح خالق معبود ہے ۔
محمدی ۔ خلق بنانے کے معنی میں دیتا ہے ۔ جیسے چیز
ہاتھ میں کا پیالا کسی نے بنایا ہے ۔ نیز پیدا کرنے کے
معنے میں بھی بولا جاتا ہے ۔ مگر آپ کی خلق کے معنے سے
کیا مراد ہے ۔ تعریف کیجئے ۔
عیسائی ۔ محاورے دیرو میں آنے کے معنے میں
خلق بولا جاتا ہے ۔ اگر بنانے سے یہ معنی مراد ہوں تو
ہم کو کچھ عذر نہیں مگر آپ کا پیالا ایسا نہیں کیونکہ اسکا
کل سامان پہلے سے موجود ہے یعنی کمہار لوہار وغیرہ اس کو
دوسرے معنی میں بنایا کرتے ہیں ۔
محمدی ۔ اسی طرح سے بیٹے نے بھی سامان مٹی سے جانور
کی شکل بنا کر خدا کے حکم سے اڑا دیا لہذا اس معنی میں بیٹے
خالق ہے ۔
عیسائی ۔ عیسیٰ مثل خدا کے خالق ہے ۔ کیونکہ جس طرح
سے آدم نے مٹی سے پتلا بنایا اور اپنے حکم سے اس میں
دم پھونکا سو آدم میں جان ہوا اسی طرح سے بیٹے نے مٹی
سے جانوروں کا پتلا بنایا اور ان میں دم پھونکا سو وہ اڑنے
لگے باذن اللہ ۔
دیکھو جب خدا آدم کا خالق کہلاتا ہے تو عیسیٰ بھی قرآن
میں خالق کہلایا ۔ کیونکہ خلق کا فاعل خالق ہی ہوتا ہے ۔
محمدی ۔ مسیح نے یہ فعل کرنا ذات خود نہیں کیا جیسا کہ
خود باذن اللہ سے عیاں ہے بلکہ خدا نے شکل مہیا کر لیا
کہ عیسیٰ کو اس معجزہ کرنے کی طاقت بخشی اس سے خدا ہی
خالق ہوا ۔
عیسائی ۔ اسی معجزہ کے باعث قرآن میں بیٹے خالق کہلایا
کیونکہ صفت خالقیت سوائے عیسیٰ کے اور کسی نبی میں پائی
نہیں جاتی ۔ خدا نے آپ کو بہت سی طاقتیں بخشی ہیں مگر
ان میں سے کسی کے ذریعہ آپ کوئی کام کرتے ہیں تو فاعل
آپ ہی کہلاتے ہیں نہ کہ خدا ۔ اور یہی حال کل بنی آدم کا
ہے پس اگر بنی آدم کے عملوں کا فاعل خدا ہی ہے تو جزا
و سزا کے خیال کو بالائے طاق رکھو ورنہ خلق مسیح کا
فعل مانو ۔
محمدی ۔ اگر بیٹے اپنے آسمان و زمین میں پیدا کرتا
تو ہم اسکو خالق مانتے ۔ مگر یہاں پر باذن اللہ خود بتلاتا ہے
کہ فعل بیٹے کا نہیں ہے ۔ عیسیٰ نے خدا کی زمین کی
مٹی سے پتلا بنائے اور باذن اللہ دم پھونکا ۔ پس وہ
صورت بنانے والے ہوئے اور روح اللہ ڈالنے والے
ہوئے ۔

مسیح کی صورت پر



عیسائی۔ پس قرآن جو کہ دی تلو کی حیثیت رکھتے ہے۔ خواہ مخواہ و دنیا صاحب کے لکھیں کو مغالطہ میں ڈالتی ہے کیونکہ خلق و تخلق میں ضمیر فاعل بیٹے ہے۔ کہ خدا۔ اور باذن اللہ تو بیٹے ہی کی الوہیت کا اقرار کرتا ہے۔ پس یہ فعل بیٹے کا ہے۔

اور عیسیٰ ہی نے آسمان و زمین پیدا کیا ہے۔ نہ قرآن کے معنے جیسے اور جیسے مطالب آپ چاہیں۔

محمدی۔ اس بات کے سنتے ہی ندی کا یک مولوی بڑی تنگی کے ساتھ بول اُٹھا کہ اے محمد یو تم لوگ شی سے چپکا دو زبانی ہیں۔ مذکا اور رستہ بتا نہ سہو لگے۔ اس سبب سے بے چارے بیچارہ منہ کے بل گئے۔ اور اٹھے لگے ہیں۔ یہی بیٹے کی مخلوق ہے۔ اس کے بعد پہلے تقریر کرنے والے اٹھے اور فرمایا کہ خلق و تخلق میں ان اللہ کی طرف اشارہ ہے اسی واسطے بیٹے خالق نہیں بلکہ رب ہے۔ اور آپ عیسیٰ کے آسمان و زمین کا پتہ دیجئے تاکہ ہم مان لیں۔

عیسائی۔ ہرگز ذرہ کا خلق کرنے والا خالق ہی ہوا۔ اس کا واسطے قرآن نصاً مسیح کو خلق و تخلق سے خالق بتاتا ہے۔ اور قرآن کے معنی اہل کتاب سے پوچھیں عربی حرف نہیں بتاتا کہ صیغہ فعل خلق و تخلق میں ایک واحد ضمیر مذکر کے ساتھ واحد اشارہ دن ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے مذہبی اصول کے موافق خلق اور تخلق کے ساتھ اذن اللہ کی تحقیقی تطبیق نہیں کر سکتے۔ مگر آپ تبادلوں کو انسانیت مسیح نے جانوروں کے پتلے بنائے اور الوہیت مسیح نے انسانیت مسیح کے سبب سے باذن اللہ روح پھونکی اور یہ تحقیقی تطبیق ہے۔ جب باذن اللہ کے بیان معانی سنو واذن اللہ۔ حکم اللہ۔ مرضی اللہ۔ انشاء اللہ مفسران اور متقدمین قرآن کا عام محاورہ ہے اذن اللہ بتلاتا ہے کہ یہ فعل خدا کا ہے نہ شیطان کا کیونکہ شیطان کے ذریعے سے معروف فرعون کے آگے موسیٰ کے مقابلہ میں موسیٰ ہی کی طرح عجیب عجیب کام سرزد ہوئے۔ پس تھا اذن الشیطان کے کاموں میں اذن اللہ تمیز دیتا ہے۔ یعنی بتلاتا ہے کہ یہ کام اللہ کے حکم سے ہے نیز یہ کہ کوئی ایسے کام نہیں کر سکتا۔ مگر خدا۔

پس اذن اللہ کا لفظ مسیح کی انسانیت کے

خریداران نور افشاں کو مژدہ

ناظرین با تمکین کو واضح ہو کہ سنہ ۱۹۱۰ء کے جو خریداران کہ جو اسال آئندہ کیلئے اس ماہ دسمبر میں اخبار مذکور کا پیشگی چندہ ادا کر دینگے انکو دو ڈھائی ماہ کے اخبار آپ سے برابر ملتے رہیں گے اور ان سے کچھ چارج نہ کیا جاویگا۔ یعنے اسوقت سنہ ۱۹۱۱ء تک مفت حاصل کریں گے۔ چاہیے کہ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھو دیں۔ بلکہ اس دینی اخبار سے جس کا منشا اور غرض صرف روحوں کی نجات ہے فائدہ حاصل کریں +

ایڈیٹر و منیجر نور افشاں۔

نسبت سے کل کر بتلاتا ہے۔ یہ وہ مسیح کی الوہیت کا ہے جس کو ہم بیان کرتے ہیں نہ کہ انسانیت کا جس کو مظہر اللہ بتاتے ہیں۔ اور جبکہ ایک شخصیت میں دو ذاتیں موجود ہونگی تب ہی واحد ضمیر میں اشارہ دونوں طرف یا دونوں میں سے ایک طرف سب ہو سکے گا۔ قرآن بالکل سچ کہتا ہے۔ کہ خلق و تخلق میں ضمیر واحد صرف شخص مسیح ہے اور لفظ اذن اللہ الوہیت مسیح پر دال ہیں۔

محمدی۔ فرمائیے کہ میرا سوال تو یہ تھا کہ معبود ہونے کے واسطے معبود میں کن کن صفات کا ہونا چاہئے جنکو مسیح میں ثابت کرو۔ مگر پادری صاحب نے ابتک صرف ایک ہی صفت بتلائی ہے۔ جس کو بھی ثابت نہیں کر سکے جب تک مسیح کا بنا آسمان و زمین پیدا کرنا ثابت نہ ہو اس میں صفت خالقیت نہیں پائی جائیگی خلق و تخلق کی دلیل میں کاٹ چکا ہوں آئندہ کچھ اور پیش کیجئے۔

عیسائی۔ قرآن کی دلیل آپ کے واسطے حجت ہے۔ اسی واسطے میں نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہے۔ چنانچہ قرآن تو فرماتا ہے کہ خدا کے کلمہ کن سے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اور خدا کا کلمہ مریم کی طرف ڈالا گیا جسکا یہ معنی ہے کہ مسیح ہوا۔ اسی عیسیٰ اس دوسرے نے خلق کیا اور خدا نے تخلق کیا۔ قرآن کو دیکھئے تو جانکر ان دونوں کی گواہی ہے۔ اور دو مجھوٹے سوال کی بار بار دہرائیے۔ ہمارا بائبل ہی دے چکا ہوں صفت خالقیت یعنی جمیع صفات کا ملہ میں ازلی و اقدم ہے اور اسی کے ذریعہ جملہ جمیع صفات کا علم مخلوق کو میسر ہوتا ہے اور انسان پر الہام ربانی کی مہر لگ جانے سے ایمان قائم ہوتا ہے۔

محمدی۔ خدا ابدی بحث سے باہر گئے یہ تو صفت بتاتا ہے جب دلیل کر کاٹ چکا ہوں اور ہی پیش کی جاتی ہے۔

یہ سنتے ہی کل محمدی چکرائے اور ان کے تیوں ساتھی بھی گھبرائے اس واسطے ہر طرف سے آواز آتی تھی۔ کمزوری صاحبان، اب جگہ نماز کا وقت ہو گیا ہے بحث سے ہم اب یہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ بحث میں عیسائی جیت جاتے ہیں۔ ہمارے عیسائیوں کو چھوڑ دیجئے ہم لوگ مرے جاتے ہیں۔ اس پر مولوی صاحب فرمانے لگے کہ یہ کیا وعدہ رکھا ہوا مغالطہ دیا جناب پادری صاحب عیسائیوں کو

ایمان قرآن پر نہیں رکھتے یہ دلیل معتبر نہیں ورنہ قرآن کی آیت اساس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے پاس خدا کی کوئی دلیل نہیں ہے جس سے مسیح کو خدا مانیں اور یہی عیسائیوں کا حق ہے۔

(۲) سلطنت ثالثیت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اسی واسطے حکما و عقلا نے دہریت کے خلاف میں دلیل کو قائم کیا ہے۔

(۳) عیسائی باپ بیٹا روح کو معبود مانتے ہیں لیکن بیٹا باپ کا بیٹا ہے [illegible] باپ کا محتاج ہے پس جو بیٹا محتاج ہے مگر کوئی معبود محتاج نہیں ہو سکتا اسلئے محتاج خالی نہیں ہو سکتا۔

اب ان تینوں دلیلوں سے تمہارا دعویٰ باطل کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اگر ہمت ہے جواب دیجئے ورنہ مذہب اسلام اختیار کیجئے۔

عیسائی ۔ جناب مولوی صاحب آپ کے جواب دیئے جاتے ہیں لیکن پہلے خلق اور تحقیق یاد رکھئے بیجا کہنے نا روا ہے۔

(۱) اگرچہ عیسائیوں کا ایمان قرآن پر نہیں ہے مگر حضرت محمدی کا ایمان قرآن پر ہے جسکا قول آپ کے واسطے نہایت ہی معقول حجت ہے۔ آپ اس امر کو بھول گئے ہیں اور مسلمان ہم سے کیا سبب پوچھتے ہیں کہ جسکا نام بیل کا ہے۔

ہمارے پاس اور معقول دلیل ہے کہ مسیح کو خدا سب کچھ پیدا کیا ہے [illegible] کیا کہ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا [illegible] اس سے پیدا ہوئیں اور کوئی چیز بغیر اسکے پیدا نہ ہوئی جو ہوا ہے زندگی اس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔

باقی آئندہ

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

ایک دن میں ایک بند گاڑی میں ملا اور ہم باتیں کرتے چلے تک جب آئے تو میں نے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو ولایت بھیجیں مگر اس نے کہا کس واسطے کیونکہ وہاں تو وہ اس کو کھانا پینا ۔ پہننا ۔ چلنا پھرنا سکھائیگا سہر میں [illegible] ہے ۔ تب میں نے اس سے کہا کہ صاحب آپ کی رعایت تو سچی ہے ۔ مگر [illegible] اور بڑے [illegible] لگتا ہے جو لوگ یہ سیکھ جاتے ہیں اس سے نقصان ہے ۔ میں نے کہا تمہارا یہ خیال ہے جو لوگ [illegible] ہیں وہ مسیح کی تعلیم پر پورے نہیں کرتے ہیں بلکہ اوروں کے لئے ٹھوکر ہیں۔

کل بیتے ۸ اپریل [illegible] کو بہت شام کے بعد کمیٹی [illegible] کے جلسے ختم ہوئے کیونکہ شام کو بہت سے لوگ گھر کو اپنی اپنی منزلوں کے جانے کے تیار تھے ۔ سو دوپہر کو ۲ بجے جلسہ شروع ہوئے اور ۵ بجے تک ختم ہوا ۔ یہ جلسہ کا آخری اور اختتامی وقت تھا ۔ پادری [illegible] صاحب پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور ساتھ ہی [illegible] صاحب بھی رہے ۔ پہلے [illegible] کا بیان پادری [illegible] صاحب نے پڑھا اور پہلے [illegible] کا سیالکوٹ اور [illegible] کے دوسرے باب اور [illegible] آیت سے [illegible] اور [illegible] صاحب نے تقریر [illegible] کی پہلے [illegible] کے [illegible] آیت تک [illegible] مضمون پر دعا کی کہ یسوع مسیح زندہ و کامل ہے [illegible] نے کہا کہ ہم خدا کے ساتھ کام کرنے والے ہیں ۔ یہ [illegible] وقت ہے ۔ جو کہ ہمارے اور خدا کے [illegible]

(ناتمام) باقی دارد

شعر و سخن

غزل

مصنفہ شاعر نکتہ سنج جناب منشی الیاس صاحب برہما بریلوی دام اقبالہٗ

[illegible] کے دنیا میں [illegible] کیا
[illegible]
[illegible] یہ جوش [illegible] کیا
محبت [illegible] انقلاب کیا
کسی تصور کے [illegible] کس نے
تمہاری [illegible] کیا
[illegible]
[illegible] کیا
خیال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بہت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سچ [illegible] برہما [illegible]
تمہارا دامن [illegible]

راقم برہما بریلوی



مضامین

پاکیزگی

گو اشاعت سے آگے۔

بُری صحبتوں نے اکثر نیک اور اچھا بچوں کی زندگیوں کو خراب کر دیا ہے۔ پادری آر فورس برنس صاحب مشنری بٹالہ نے ذکر کیا کہ انگلستان میں ہم مشنریوں کا فرض ہو کہ جیل خانوں میں جا کر قیدیوں کو بائبل کی تعلیم دیں ایک دفعہ میں ایک جیل خانہ میں گیا اور قیدی سے گفتگو کرنے لگا میں نے اس قیدی سے پوچھا کہ تم یہاں کیونکر آئے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ بُرے دوستوں کی بُری صحبت نے مجھے اس جگہ میں ڈالا ہے میرا جی سے کوئی نہیں چاہتا کہ میں ایسا بدبو ہوں کہ لوگ مجھ سے نفرت کریں۔ یہ ہماری خواہش تھی۔ بلکہ جیسے ہم بُرے دوستوں کی بات پاس رکھتے ہیں ہم ویسا ہی بنتے ہیں یا نہیں تو معلوم ہے کہ ایک دن ایسے ہو جاویں جس کا نتیجہ بعض دفعہ موت یا قید یا سخت چوٹ ہوتا ہے۔ یہ حالت والدین کو اپنے بچوں میں لڑکپن ہی سے ذہنی چاہئے کہ وہ بُری صحبت سے بچیں۔ اور خود بھی خود نیک نمونہ ان کے آگے برداشت پیش کریں۔ کیونکہ بچے سبق کو جس قدر دیکھنے سے اخذ کرتے ہیں ویسا ہی اولاد کے لئے فرض ہے کہ والدین پاکیزہ زندگی بسر کریں۔

(۳) ہم اپنی کتابیں سے مطالعہ کیسی صحیح ہیں۔ اکثر نئی اولاد والوں کا حبیث اور رہے۔ دل کوئی بُری کتاب نہیں مگر اس سے کوئی اچھا نتیجہ یعنی بات پر نتیجہ نکلے۔ لیکن گو اس سے نادانوں کے مطالعہ سے ہمارے چال چلن بگڑ جاتے ہیں بعض کتابیں جو اپنے مضمون سے بھری ہوتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

انتخاب الاخبار

جنگ اٹلی و ٹرکی کی پیشینگوئی

(حبیب سے وروشتہ نامہ)

کے وسیع زرخیز علاقہ طرابلس پر اٹلی نے قزاقانہ دست اندازی کی ہے۔ اہل اسلام کے مختلف طبقوں اور فرقوں یا شہروں اور دیہات [illegible] کی نسبت بیان کی جا رہی ہیں اور بعض اشخاص اپنے عجیب خواب یا اپنے تجربات اس کے متعلق اخبارات میں چھپوا رہے ہیں۔ وہ فرزند ہمیں بھی کتنی ہی تحریریں اس قسم کی مختلف حصص ملک سے موصول ہوئی ہیں۔ جن کو شائع کرنا ہم نے مناسب نہیں سمجھا لیکن آج ایک پرانی کتاب سے مطالعہ کرتے ہوئے چند سطور ایسی نظر سے گذری ہیں۔ جو دولت عثمانیہ کی موجودہ مشکلات پر نظر کرکے ایک سچی پیشینگوئی مانی جا سکتی ہے۔ یہ کتاب ہے۔ کرانیکل ورپہ نامی ایک مذہبی کتاب ہے جس کو حکیم محمد حسین صاحب علی رئیس امروہہ نے آج سے تریباً ۵۰ سال قبل تالیف کیا تھا اور ۱۹ سال پہلے سیدالمطابع امروہہ میں چھپوایا تھا۔ اسی مصنف کی طرف سے ایک اور خادم التعلیم پریس میں بھی چھپی ہے۔ اور اب ان کی وفات کو شاید ۲۰ سال کا زمانہ گذر چکا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ مصنف موصوف اپنی مذکورہ بالا کتاب کے صفحہ میں لکھتے ہیں کہ یہ واقعات کی صورت پیدا ہوئی ہے کہ جاننا ہے کہ ۱۳۳۲ ہجری سے ۲۰ بر سال بعد جا بجا مسلمانوں نصاریٰ کا استیلا ہوگا جن میں ایک روم۔ اٹلی اور اس وقت سے تین سال تک مکاشفات انجیل کے مطابق اہل اسلام و نصاریٰ ... میں جنگ عظیم ہوگی۔

حال کے واقعات سطور بالا کی پوری تصدیق کرتے ہیں اور سیاسی مبصرین اٹلی کی اس مخالفانہ اقدام جسارت کو اس کے اقتدار جرمنی و آسٹریا ہنگری کی نفتیش کی پہنچتی بتاتے ہیں جس کے ساتھ ممکن ہو کہ اور یورپین سلطنت بھی در پردہ اٹلی کی حامی ہو لیکن اس پیشینگوئی کے متعلق سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ کتاب کی تالیف کے زمانہ میں اٹلی بالکل بے حقیقت چیز تھی۔ اور آج سے ۵۰ سال پہلے کسی کو اس کا وہم و گمان بھی نہ گذرا تھا کہ وہ کبھی ترکوں سے ہم پنجہ ہونے کی جرأت کر سکیں۔ لیکن مولف نے صاف الفاظ میں اس کے حملہ کی خبر دی ہے۔ اور تقدیر سے اس کی پوری صراحت کر دی گئی ہے۔ (حبیب اخبار)

حضور شہنشاہ معظم کی عظیم الشان سواری کا اعلیٰ ترین نظارہ

(ہمارے شہنشاہ سلامت)

رونق افزائے دہلی ہیں کیں شاہانہ طریق پر داخل ہونگے اور کاروشن کسی عالمگیر خوبی سے منعقد ہوگا۔ آل انڈیا جوبلی کا بنیادی ستون کس شوکت اور قابلی خوبصورتی سے دہلی میں حضور و ملکہ معظم اپنے دست مبارک سے رکھیں گے۔ اس کے متعلق بہت کچھ ناظرین پڑھ چکا ہے۔ سواری کا جلوس کیسا ہو زمانہ ہوگا۔ اس کے دیکھنے اور ملاحظہ کرنے کے جو جگہ ملی چین سو تعمیر بالکل شمار وہ ناممکن ہوگی کیونکہ لاکھوں مرد و زن ہند کے ہر حصہ یا طرف سے جو شہد بار دہلی میں مگر جلوس سواری اور ایک مزید ایک سو ایک دیگر متفرق دلچسپ جلسے وہ وہ کھیل تماشے ہونگے حیرت ناک تماشے وغیرہ وغیرہ دیکھینگے۔ ناظرین اخبار یہ معلوم کر کے مزید خوش ہونگے کہ دہلی کے خاص الخاص انگریزی مجسٹریٹ جناب ... صاحب بہادر ... کی گلش وو ... گروہ والے نے شاہی جلوس سواری کے لئے نہایت اعلیٰ انتظام کیا ہے۔ آپ نے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے جامع مسجد کو ... ہے۔ اب ہزاروں مرد و زن

سو روپیہ خرچ کرکے اعلیٰ ترین انتظام کر رہے ہیں۔ مستورات بھی اس شاہانہ جلوس کو بہت عمدہ طرح سے دیکھ سکتی ہیں۔ پردہ کا انتظام قابل تعریف ہے [illegible] کے لئے صفحہ ۵۰ ملاحظہ فرماویں۔ [illegible] کی نشست کمی ہے حالانکہ ولایت میں ہر قدر دربار کا روشن جلوس دیکھنے کی فیس ۵۰۰ سو روپیہ تھی۔ پھر بھی ہزارہا امیروں اور رؤسا کو روپیہ خرچ کرنے پڑے ہیں۔ [illegible] نظارہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ خانہ نشین مستورات [illegible] کا انتظام بھی جامع مسجد سے بہت عمدہ طرح پر دیکھ سکتے ہیں۔ اس کی فیس صرف ۲۰ روپیہ ہے۔ جلوس دیکھنے والوں کو ٹکٹ بہت خرید نے چاہئیں ورنہ بہتر موقعہ والی [illegible] ہاتھ سے نکل جاوے۔ اور مستورات رہ جاوینگی۔ (اخبار عام)

شاہی ٹرین

دسمبر کے ہندوستان میں جو آنے والے ہیں وہ سپیشل ٹرین ہوں گے

ورکشاپ میں تیار ہو رہی تھی۔ ۲۰ اکتوبر کو اس کا معائنہ کیا گیا کہتے ہیں کہ ایشیا میں اس سے بڑھکر خوبصورت اور آرام کی ریلگاڑی نہیں ہے۔ اس میں کل ۸ گاڑیاں ہیں۔ جنکا طول ۹۹ فیٹ ۱۰ انچ ہے اور وزن ۴۲ ٹن۔ دو مستورات سیلون ہیں۔ سونے کے کمرے۔ ایک بارچی خانہ کی گاڑی۔ ایک یورپین ملازموں کے کھانے اور سونے کا کمرہ۔ ایک بریک وان۔

دو بڑے سیلون جنکا طول ۷۰ فیٹ ۱۰ انچ ہے اور وزن ۴۲ ٹن اور ان میں چھ چھ پہیے لگے ہوئے ہیں تمام ٹرین میں باہر کی طرف راستہ بنایا ہوا ہے اور ایک گاڑی سے دوسری گاڑیوں میں آ جا سکتا ہے۔ برقی روشنی اور پنکھوں کا معقول انتظام ہے۔ باہر کی طرف سے گاڑیوں کا رنگ سفید ہے اور ان پر سنہری دھاریاں ہیں اور شاہی نشان ہر ایک گاڑی پر بنایا ہوا ہے دو شاہی سیلون ہونگے جن کے وسط میں ہز امپیریل میجسٹی کے استعمال کے واسطے مخصوص ہیں اور دو دونوں بالکل آراستہ ہیں ان میں [illegible] کمرے ہیں ایک ایک کمرہ کا طول ۱۰ فیٹ ۹ انچ اور عرض ۸ فیٹ ۹ انچ اور دوسرے کا ۱۰ فیٹ ۸ انچ ہے ۸ فیٹ ۹ انچ ہے غسلخانہ کا کمرہ ۷ فیٹ طول اور ۸ فٹ ۹ انچ عرض ہے۔ ویسٹ منسٹر کے قالینوں کا فرش ہے سبز رنگ کے [illegible] پردے لگے ہیں اور ملکہ معظمہ کے کمروں میں سبز ریشم کے [illegible] ہیں۔ جن میں سرد و گرم پانی ہر وقت موجود ہے ٹرین میں اس قسم کی کمانیاں لگائی گئی ہیں کہ گاڑی کسی رفتار سے چلے جھٹکوں سے مبرا ہے۔ (آریہ گزٹ)

سمندروں کی پیمائش

بحر الکاہل کا رقبہ ...... ۵۰ مربع میل ہے بحر اوقیانوس کا .... ۳۰ مربع میل ہے۔ بحر الکاہل کو خالی کرنے کی غرض سے ۳۰ برس تک اگر ایک میل تالاب روزانہ بھرا جاوے تب اس کا پانی نکل سکتا ہے۔ اس کے پانی کا وزن .... ۳۰۰ ٹن ہے۔ اور بحر اوقیانوس کی گہرائی تین میل سے زیادہ ہے اور پانی کا وزن .... ۳۲۰ ٹن ہے۔ اس کے پانی کو خالی کرنے کی غرض سے ۳۰ مربع میل کی جھیل چاہئے۔ نیز دوسرے سمندروں کا پانی نہر کی شکل میں بہایا جاوے تب [illegible] سال میں وہ پانی ختم ہو جاوے گا۔ (رشاقی)

مصیبت کا پیش خیمہ

اب معلوم ہوا ہے کہ سنوسی

شہسواروں کا [illegible] دستہ زیر حفاظت [illegible] ہے اونٹوں کے قافلہ میں مصر سے گزر گئے ہیں۔ اور شیخ اعظم سنوسی سے ملکر انہوں نے ساری اسلامی علاقہ کو اٹھا لیا [illegible] کے برخلاف جہاد پر مستعد کر دیا ہے۔ قاہرہ کی گورنمنٹ خواہ اس پر رضامند ہو یا نہ ہو لیکن یہ اس کی طاقت سے باہر ہے کہ مصر و طرابلس کی سرحد پر سلسلہ آمدورفت بند کر سکے [illegible] اس آب و گل سے بنے ہیں [illegible] بتا سکتی ہے کہ [illegible] کے وسط افریقہ میں [illegible] کے برخلاف عام جہاد شروع کرا دینے سے اس کو کیا مصیبت پیش آوے گی۔ (وہیبہ اخبار)

سب کچھ قربان کرنا ہوگا

ٹرکی کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے

کہ ٹرکی آسانی سے طرابلس کا قبضہ نہیں چھوڑیگا۔ اس کے لئے وہ سب کچھ قربان کریگا۔ اس اعلان سے ہر ایک ترک پارٹی میں جان پڑ گئی ہے۔ اگر جنگ سے مطلب حاصل نہ ہوا تب روپیہ خرچ کرینگے۔ ہندوستان کے مسلمان بھی [illegible] ایثار کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ ہم ترکوں کا [illegible] ہوتے ہیں ترکی کو اس کی حماقت کا مزہ چکھا دینگے۔ اس سے یورپین [illegible] کر اسلام کی کوئی اُمید نظر نہیں آتی۔ (رپورٹ باری)

اشتہار

بہت سی مندرجہ ذیل چیزیں ارزاں قیمت پر مل سکتی ہیں۔ گراموفون ڈبل کمانی ۲۵ سے ۵۰ ریکارڈ ڈبل پلیٹ ۲۵ لیمپ گھڑیاں سب قسم عمدہ [illegible] بائیسکل [illegible] اور [illegible] ۱۵ سے ۴۰ تک دستی [illegible] کپڑے تیار کئے ہوئے گرم [illegible] کے کپڑے [illegible] بوٹ اور چھتریاں اور [illegible] سامان یکجا مل سکتا ہو میسرز [illegible] اینڈ کو شوز کمیشن

سفر امریکہ

گذشتہ سے پیوستہ

البتہ آبادی میں اس سے زیادہ ہے۔ رہا زمین عمارتیں پانچ پانچ چھ چھ منزل کی ہیں لیکن نیویارک میں عمارتیں معمولی طور پر چندہ چندہ اور بیس بیس منزل ہیں۔ لنڈن سے ٹرسیٹ پہنچنے میں دو دن اور ایک رات خرچ ہوئے مختلف ملک اور مختلف ریلوے کمپنی ہونے کی وجہ سے مجھے تین جگہ بدلنا پڑا لیکن کولون Cologne سے ٹرسیٹ تک ایک تھرو ٹرین مل گئی جو فاصلہ قریبا چندہ سو میل کا ہے۔ اور یہ ٹرین برلن اور ... کے درمیان بغیر کہیں ٹھہرنے کے چلتی ہے۔ چودہ اکتوبر کی شام کو ٹرسیٹ میں پہنچا ہوٹل کے ایک منیجر اسٹیشن پر موجود تھے ان کے ساتھ فیصلہ کر کے ہوٹل کو روانہ ہوا۔ یہاں صرف رات بھر ہوٹل میں سونے کا خرچ تین روپیہ فقط ہے۔ اور قریبا چار روپیہ روز کھانے کا۔ خوش قسمتی سے یہاں صرف دو ہی رات ٹھہرا اور آسٹرین لائیڈ کمپنی کے جہاز پر سوار ہو کر سولہ اکتوبر شام ۴ بجے روانہ ہوا۔

یہ آسٹرین لائیڈ کمپنی کا جہاز بہت عمدہ ہے۔ یعنی قریبا ... ہزار ٹن۔ رفتار میں کوئی ایسا تیز نہیں ہے تیسرے دن ہم یونان کے جنوبی حصہ کے بہت قریب قریب جا رہے تھے اس وقت مجھ کو یاد آیا کہ یہ وہی زمین اور ملک ہے۔ جہاں تھرماپلی Thermopylae اور پلوپونیشن Peloponnesian جیسے عظیم جنگ وقوع میں آئے اور دارا اور اخشورس جیسے فارسی بادشاہ بار بار حملے کرتے تھے۔ اور پھر اسی زمین نے ایسا شخص پیدا کیا جس کو اس وقت کی دنیا کے بادشاہ کا خطاب دیا گیا ہے۔ یعنی سکندر اعظم۔ اسی زمین نے ارسطو اور افلاطون جیسے عالی دماغ فلسفہ دان پیدا کئے جن کا نام اُن کی دانائی اور فلسفہ کے سبب سے اب تک زندہ ہے۔ باقی دارد

ناظرین نور افشاں کو خوش خبری

ہم عنقریب نور افشاں کے تمام کالمس اپنی مضامین کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں۔ سوا خبروں کے خاص دینی مضامین عمدہ اور منتخب درج اخبار ہوا کرینگے۔ انگریزی میگزینوں کے ترجمے بھی بیچ بیچ میں چھپیں گے ایک صاحب نے دو تین انگریزی کی مفید کتابوں کا ترجمہ کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے شروع سال سے ہر ہفتہ ایک نمبر ... علاوہ ... اخبار میں شائع ہوا کریگا۔ ناظرین مشنریوں اور دوستوں سے خاص عرض ہے کہ ہمیشہ ... کالمس سے عرض ہو کہ اگر عمدہ عمدہ مضامین ہر ہفتہ نہیں تو مہینہ دو مہینہ کے بعد ایک مضمون ضرور بھیجا کریں۔ اگر کوئی صاحب کسی قسم کی اصلاح نور افشاں کے متعلق دینا چاہتے ہوں تو اس پر خوشی سے غور کر کے عمل کیا جاویگا۔ ہم اسی دینی اخبار کو مفید عام بنانا چاہتے ہیں مگر اہل ہندوستان کی خاص توجہ کی بھی ضرورت ہے۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشاں لودیانہ

اطلاع ضروری

بمعہ اس اطلاع کے ہم حسب معمول بہت ہی وقت سے بچنے اور اپنے خریداروں کو زیادہ تقاضہ کی تکلیف سے بچنے کی نیت سے مشتہر کرتے ہیں کہ شروع ماہ جنوری ۱۹۱۲ء کا نور افشاں اُن صاحبان کے نام جن کا چندہ بقایا بابت ۱۹۱۱ء اور نیز پیشگی ۱۹۱۲ء واجب الادا ہوگا وی پی بھیجیں گے۔ ہمارے خیال میں وی پی بھیجنے اور وصول کرنے کا قاعدہ جیسا کہ بعض کہتے ہیں بے عزتی کا باعث نہیں بلکہ ایک بزنس کا قاعدہ ہے جس سے خریداران کو منی آرڈر کرانے کی تکلیف سے آزادگی ہوتی ہے۔ چونکہ اخبار نور افشاں کی قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے اسلئے جن صاحبوں کی طرف سے بقایا اور ۱۹۱۲ء کا چندہ وصول نہ ہوا ہوگا۔ تا وصول ان کا اخبار بند کر دیا جاویگا۔

المشتہر

منیجر نور افشاں لودیانہ۔

اطلاع

اطلاع دی جاتی ہے کہ انڈیا سنڈے سکول یونین کی طرف سے انجمن عالم تلاوت کنندگان بائبل کی فہرستیں اُردو فارسی میں تیار ہیں جن کی قیمت ایک آنہ فی کاپی سالانہ ہے۔ ذیل کے پتے سے مل سکتی ہیں۔

مس این۔ وائیلی مشن کمپونڈ

لودیانہ۔ پنجاب۔

اطلاع عام

پبلک کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ میں نے بسبب چند وجوہات دی راولپنڈی کرایہ شیو سپرے جائنٹ انشورنس لمیٹڈ راولپنڈی سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ کسی قسم کی خط و کتابت میرے نام پر نہ کی جاوے۔

چوہدری سنگھ سیٹھی۔

رسید زر

پادری جیون مل ۱۹۱۱ء ... پادری ایف۔ ہسرون مشتہار ... ڈاکٹر ... ولسن ۱۹۱۱ء ... پادری ... ۱۹۱۱ء ... پادری بے۔ ایم۔ غلام مسیح ... مسٹر ... پادری ... ہی لوگ ... مشن ... مس جیکن ... مسٹر ... ۱۹۱۱ء ... مسٹر ... ۱۹۱۲ء ... مسٹر ایم ... مس ... مسٹری ... آر ... مس ... پادری ... ۱۹۱۲ء ... پادری ... مس ... مس اے ... پادری ... مسٹر ...

مژدہ! مژدہ!! مژدہ!!!

انگریزی مجلس کے آداب (Etiquette of English Society)

جسکا ترجمہ اردو میں [illegible] صاحب نے بہت سال ہوئے تصنیف کی تھی اور کرسچن [illegible] پریس لودیانہ میں [illegible] صاحب کے اہتمام سے طبع ہوئی تھی تمام ان آداب کے [illegible] [illegible] ہونگے [illegible] بیان پایا جاتا ہے [illegible] متعلق پیش آتے ہیں نہایت عمدگی سے بیان کئے گئے ہیں یہ ایک عمدہ کتاب خوشخط اور فصیح اردو زبان میں چھپی اور لودیانہ [illegible] سے [illegible] میں [illegible] کی قیمت میں [illegible] کتاب کو منگوا کر اس کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں۔ ۱۰۴ صفحوں کی کتاب ہے۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشاں

اطلاع ضروری

ناظرین نور افشاں اور دیگر شائقین کی اطلاع کیلئے [illegible] کیا جاتا ہے کہ [illegible] اشتہارات دینی کتابوں کے سال [illegible] نور افشاں کے شروع اور آخر کے صفحوں پر طبع ہوتے [illegible] کسی طرح شائع ہوا کرینگے کیونکہ آئندہ کا سلسلہ [illegible] کے لئے [illegible] چاہئے [illegible] مضامین کے لئے زیادہ جگہ ہو [illegible] جو صاحبان دینی کتابوں کی ضرورت رکھتے ہیں انکی خدمت میں درخواست [illegible] فہرست کتب جو ہر سال نئی شائع ہوا کرتی ہے مفت بھیجی جایا کریگی اور وہ خود کتابوں [illegible] قیمت سے طلب [illegible] کرینگے۔ لودیانہ [illegible] سوسائٹی کی کتابوں اور لاہور [illegible] بک اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی کی کتابوں کی فہرستیں موجود ہیں۔ جو شائقین بذریعہ درخواستوں کے مفت طلب کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

[illegible]

درد اور ریاحی درد کی دوا

[illegible]

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ [illegible]

پر فضا محل موقع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

[illegible]

[illegible] داخل ہو سکتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سکول [illegible] سامان [illegible] میز کرسی [illegible] نہایت عمدہ [illegible] کی [illegible] جاتی ہے [illegible] قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت کھانا [illegible] [illegible]

مزید حالات حاصل کرنے کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

پریسبیٹیرین [illegible]

[illegible]

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ [illegible] [illegible]

ہندوستان و پنجاب [illegible]

غیر ممالک سے [illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ہر سطر	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر [illegible] کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے کرسچن پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا